قادیانیوں کے مغالطے

مولانا مشتاق احمد چنیوٹی

حال ہی میں قادیانیوں نے اپنے ارتداد کی تبلیغ از سرِ نو کرنا شروع کی ہے اور اس مقصد کے لیے ایک نجی ٹی وی چینل پر بے حد مغالطہ آمیز گفتگو بھی کی گئی ہے اس گفتگو کے جواب میں اسی چینل سے اگر چہ علما کرام کی گفتگو بھی نشر کی گئی ہے تاہم اس کا فائدہ محدود ہے لیکن قادیانی مغالطے دینے میں ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ احمد یہ ٹی وی، قادیانی اخبارات و رسائل اور ویب سائٹس کے ذریعہ ان مغالطوں کو بہت زیادہ پھیلایا جاتا ہے۔ اس صورت حال کی سنگینی محسوس کرتے ہوئے بعض محترم احباب نے احقر کو ان مغالطّوں کا جواب لکھنے کا حکم دیا۔ ان احباب کے حکم کی تعمیل میں یہ سطور پیش خدمت ہیں اللہ تعالیٰ اسے قادیانیوں اور ان کے دام میں پھنسے ہوئے مسلمانوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنادے۔ آمین

قادیانیوں کا پہلا مغالطہ اور اس کا جواب:

قادیانیوں کا پہلا مغالطہ یہ ہے کہ وہ ناواقف مسلمانوں کے سامنے مرزا قادیانی کو ایک مجدد اور مصلح کے روپ میں پیش کرتے ہیں اور اس کے دعویٰ نبوت کو چھپاتے ہیں۔ اگر کہا جائے کہ مرزا صاحب نبی تھے؟ تو جواب ملتا ہے مسیح موعود تھے۔ اگر پوچھا جائے تو کہ مرزا صاحب مسیح موعود تھے تو جواب ملتا ہے کہ وہ مہدی تھے۔ اور اگر کوئی شخص مرزا صاحب کو صرف مجدد اور مصلح مانے تو اسے محسوس یا غیر محسوس انداز میں مرزا قادیانی کے دعویٰ مسیحیت، مہدویت و نبوت کی تبلیغ کی جاتی ہے یہ صورت حال شتر مرغ کے مشابہ ہے جس کہا گیا کہ اگر تو پرندہ ہے تو اڑتا کیوں نہیں؟ اس نے کہا میں جانور ہوں۔ کہنے والے نے کہا کہ اگر تو جانور ہے تو بوجھ اٹھا کر اس نے جواب دیا کہ میں پرندہ ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے بے شمار دعوے کیے، محدّث و مجدد ہونے کا ابتدائی دعویٰ کیا۔ پھر امام مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور آخر کا ۱۹۰۱ء میں واضح الفاظ میں لکھ دیا:

''حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صد ہا دفعہ۔'' (روحانی خزائن، جلد ۱۸، صفحہ ۲۰۶)

لیکن تماشا یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنے ہر اقرار کا انکار اور ہر انکار کا اقرار کیا جیسا کہ مرزا غلام احمد کا برادر نسبتی ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل اعتراف کرتا ہے:

''حضور (یعنی مرزا قادیانی) ایک جگہ فرماتے ہیں کہ مسیح ناصری زندہ ہیں پھر یہ بھی فرماتے ہیں کہ مسیح ناصری فوت ہو چکے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ مسیح ناصری آخری زمانہ میں آسمان سے نازل ہوں گے اور پھر فرماتے ہیں کہ وہ ہرگز آسمان سے نازل نہیں ہوں گے۔ پھر کہتے ہیں کہ مسیح اور مہدی دو شخص ہوں گے پھر فرماتے ہیں کہ ہرگز نہیں مسیح اور مہدی ایک ہی شخص ہے کبھی فرماتے ہیں کہ مہدی تو بنی فاطمہ سے ہوگا پھر کہتے ہیں کہ میں ہی مہدی ہوں۔ کبھی فرماتے ہیں کہ مجھے عیسیٰ سے کیا نسبت وہ عظیم

الشان نبی ہے اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ میں مسیح ناصری سے ہر طرح سے افضل اور ہر شان میں بڑھ کر ہوں، کہیں فرماتے ہیں کہ میں نبی نہیں ہوں صرف مجدد اور محدث ہوں ساتھ یہ بھی فرماتے ہیں کہ ہم نبی اور رسول ہیں اس طرح فرماتے ہیں کہ میرے انکار سے کوئی کافر نہیں ہوتا، پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ میرا منکر کافر ہے۔ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز بھی پڑھتے رہے پھر حرام بھی فرمادیں، ان سے رشتے ناطے بھی کیے پھر منع بھی کر دیا۔ متوفیک کے معنیٰ کیے کہ پوری نعمت دوں گا پھر کہا کہ ہزار روپیہ انعام اگر سوائے موت کے کوئی اور معنیٰ ثابت ہوں۔ فرماتے تھے کہ ایک نبی دوسرے کا متبع نہیں ہوتا ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ کسی نبی کے لیے ضروری نہیں کہ وہ کسی دوسرے نبی کا متبع نہ ہو۔ ایک کتاب میں نبی کی تعریف اور کی ہے دوسری اس کی کچھ مخالفت کی ہے۔

کبھی کہا کہ میں تو مسیح کا صرف مثیل ہوں وہ خود بھی آئے گا پھر کہا کہ میں ہی مسیح ہوں اور کوئی نہیں آئے گا۔ غرض حضور کی تصانیت میں دس حوالے اگر آپ ایک طرح کے دکھا سکتے ہیں تو سو ہم دوسری طرح کے۔ (ماہنامہ الفرقان (ربوہ) چناب نگر، مسیح موعود نمبر: مئی، جون ۱۹۶۵ء)

ڈاکٹر اسماعیل قادیانی کے اس طویل اقتباس سے دو باتیں واضح ہوئیں۔

۱۔ علما مرزا کے مختلف دعوے جو بیان کرتے ہیں وہ سو فیصد مبنی بر حقیقت ہیں۔

۲۔ مرزا قادیانی اپنے متضاد دعووں میں لوگوں کو بے وقوف بنایا۔ دعویٔ نبوت کیا تو اس میں کوئی ایک مؤقف اختیار نہ کیا، ظلی نبی، بروزی نبی، حقیقی نبی، مجازی نبی، تشریعی نبی، صاحب شریعت نبی ہونے کے دعوے مختلف تحریروں میں موجود ہیں۔ جس میں سے پہلے چار دعوے ایسے ہیں کہ قرآن وحدیث اور اسلامی لٹریچر میں ان اصطلاحات کا کوئی تصور ہی نہیں ہے۔ ان متضاد دعووں کی وجہ سے لاہوری گروپ کو اپنے پاؤں جمانے کا موقعہ ملا۔ مولوی محمد علی لاہوری نے مرزا قادیانی کے انکارِ نبوت پر اور مرزا بشیر الدین محمود نے اثبات نبوت پر اپنی تصانیف میں بیسیوں حوالے مرزا قادیانی کی تحریروں کے دیے ہیں۔ یہ نبوت نہیں گورکھ دھندا ہے ایک معمہ ہے۔ جملہ معترضہ کے طور پر عرض ہے کہ مرزا قادیانی کے تضادرت ملاحظہ کرنے کے بعد تضاد بیانی کے متعلق اس کا فتویٰ بھی ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔ (ست بچن ۳۱، روحانی خزائن جلد ۱۰، صفحہ ۱۴۳)

۲۔ نبی اور فلسفی میں یہ فرق ہے کہ فلسفی کے کلام میں تضاد ہوتا ہے اور نبی کے کلام تضاد نہیں ہوتا۔

(لجتہ النور صفحہ ۵۳، روحانی خزائن، جلد ۱۶، صفحہ ۳۸۹، ۳۹۰)

واضح رہے کہ یہ دونوں فتوے مرزا قادیانی کے اپنے تحریر کردہ ہیں۔ قادیانی حضرات اگر ایک طرف مرزا قادیانی کے تضادات کو دیکھیں اور دوسری طرف فتووں کو کھلے دماغ سے پڑھیں تو وہ یقیناً راہ ہدایت پا سکتے ہیں۔ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی پاگل ہے یا منافق۔

قادیانیوں کا دوسرا مغالطہ اور اس کا جواب:

دوسرا قادیانی مغالطہ یہ ہے کہ وہ بکثرت مرزا قادیانی کی ایسی تحریریں چھاپتے ہیں اور پڑھ کر سناتے ہیں جن میں اس نے حضور علیہ السلام اور مرزا قادیانی میں (خاکم بدھن) وہ کوئی فرق نہیں سمجھتے۔ چند حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔　　پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ قریب ہی یہ وحی اللہ ہے **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ** اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ۴، روحانی خزائن جلد۱۸، صفحہ۲۰۷)

۲۔　　خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے پس اس طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سیف کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ۱۰، روحانی خزائن جلد۱۸، صفحہ۲۱۲)

۳۔　　**من فرّق بینی و بین المصطفیٰ فما عرفنی و ما رأی** جس نے مجھ میں اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں فرق کیا اس نے مجھے نہیں پہچانا اور نہیں دیکھا۔ (خطبہ الہامیہ صفحہ۱۷۱، روحانی خزائن جلد۱۶، صفحہ۲۵۹)

۴۔　　ظلی نبوت نے مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔ (کلمۃ الفصل صفحہ۱۱۳، از مرزا بشیر احمد ایم اے)

۵۔　　تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اتارا تا کہ اپنے وعدہ کو پورا کرے جو اس نے **آخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ** میں فرمایا تھا۔ (کلمۃ الفصل صفحہ۱۰۵، از مرزا بشیر احمد ایم اے)

۶۔　　ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود کہتا ہے **صار وجودی وجوده نیز من فرق بینی و بین المصطفیٰ فما عرفینی و ما رأی.** اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت آخرین منہم سے ظاہر ہے پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔ (کلمۃ الفصل صفحہ۱۵۸، از مرزا بشیر احمد ایم اے)

ان حوالہ جات سے قادیانی غبارہ سے ہوا نکل جاتی ہے کہ ہم حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت مدح کرتے ہیں اور مرزا صاحب نے بھی اپنی تصانیف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کی ہے۔

قادیانیوں کا تیسرا مغالطہ اور اس کا جواب:

قادیانیوں کا تیسرا مغالطہ یہ ہے کہ ہماری جماعت میں ہر طبقہ کے اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ موجود ہیں۔ علما جو مرزا صاحب اور قادیانیت کی کمزوریاں بیان کرتے ہیں اگر واقعی ہوئیں تو یہ لوگ قادیانیت چھوڑ دیتے۔ اس مغالطہ کا جواب یہ ہے کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونا اور چیز ہے۔ راہ ہدایت پانا اور چیز ہے۔ کوئی ضروری نہیں کہ تعلیم یافتہ لوگ راہ ہدایت پا جائیں۔ وہ گمراہ بھی ہوتے ہیں۔ ماضی قریب میں انڈیا کا ایک سابقہ صدر مسٹر ڈیسائی اپنا پیشاب پیا کرتا تھا کیا وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ نہ تھا؟

ہندوؤں کا ایک فرقہ انسانی شرمگاہ کو معبود سمجھتا ہے ہندو اور دیگر مذاہب باطلہ کے لوگ اپنے ہاتھ سے بت تراشتے ہیں اور پھر انہیں خدا سمجھ کر پوجتے ہیں۔ ہندو گائے کو پوجتے ہیں کیا یہ سب فاتر العقل ہیں؟ اصل بات یہ ہے کہ انسان جب گمراہ ہوتا ہے تو اس کی عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے۔ اس کی اعلیٰ انگریزی تعلیم اس کے کام نہیں آتی۔ جب دلوں پر کفر وضلالت کے پردے پڑ جائیں تو اسے ہدایت گمراہی، روشنی اندھیرا، عقل بے عقلی کی صورت معلوم ہونے لگتی ہے اور اس کی یہ حالت ہو جاتی ہے۔

ساون کے اندھے کو ہر سویرا نظر آتا ہے مجنوں نظر آتی ہے ، لیلیٰ نظر آتا ہے

قرآن مجید سے سابقہ قوموں اور قریش مکہ کے حالات پڑھیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ سب کافر خود کفر وضلالت و جہالت کی اتھاہ گمراہیوں میں مبتلا تھے لیکن اپنی غلطیوں کا احساس کرنے کے بجائے الٹا انبیا کرام اور ان کے ماننے والوں پر سحر، جنون کم عقلی وغیرہ کا الزام لگاتے تھے۔اس لیے اگر اعلیٰ تعلیم یافتہ قادیانیوں کے دل ودماغ پر پردے ہیں تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔

ثانیاً ضروری نہیں کہ سب قادیانی قادنیت کی حقیقت سے بے خبر ہوں بیسیوں ایسے قادیانی ہیں جو اپنی معاشی و معاشرتی زنجیروں کو توڑنے سے قاصر ہیں وہ آخرت بنانے کے لیے دنیا خراب کرنے ، رشتہ داریاں اور مالی مفادات چھوڑنے کا حوصلہ نہیں رکھتے ۔ وہ انجمن احمدیہ کے شکنجہ میں بری طرح کسے ہوئے ہیں کہ چوں چرا نہیں کرسکتے ۔

ثالثاً جو قادیانی حوصلہ منداور دیدہ بینا دل بیدار کے مالک تھے وہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے نہ صرف تائب ہوئے بلکہ متعدد حضرات نے اپنی زندگیاں تردید قادیانیت کے لیے وقف کر دی تھیں ۔ قادیانیت چھوڑنے والوں کی فہرست طویل ہے چندا ہم نام ملاحظہ فرمائیں ۔ ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی ، میر عباس علی ، مولانا اکبر شاہ نجیب آبادی ، عبدالکریم مباہلہ ، حسن محمود عودہ ، شیخ راحیل مرحوم (جرمنی) ، علی مظفر (جرمنی) وغیرہ

قادیانیوں کا چوتھا مغالطہ اور اس کا جواب:

قادیانی چوتھا مغالطہ یہ دیتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کا ایک فرقہ ہیں۔احمدیت دین اسلام سے متصادم نہیں ہے۔ یورپ وافریقہ میں یہ مغالطہ بہت زیادہ پھیلایا گیا ہے۔اس کے جواب میں درج ذیل نکات پر غور فرمائیں:

۱۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی انسان کے جسم میں حلول نہیں کرتا لیکن مرزا نے اپنے متعلق یہ دعویٰ کیا کہ خدا مجھ میں حلول کیا۔(روحانی خزائن جلد۱۳، صفحہ ۱۰۲)

۲۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ جل شانہ کو کسی مادی چیز سے تشبیہ نہیں دی جاسکتی لیکن مرزا قادیانی نے اللہ جل شانہ کو (نعوذ باللہ)

تیندوے سے تشبیہ دی۔(روحانی خزائن جلد۳، صفحہ ۹۰)

چوروں سے تشبیہ دی۔(روحانی خزائن جلد۲۰، صفحہ ۳۹۶)

اپنے آپ سے تشبیہ دی۔(روحانی خزائن جلد ۱۷، صفحہ ۴۱۳)

پاک ہے اللہ تشبیہ سے اس کے برعکس مرزا قادیانی نے کہا کہ مجھ پر یہ وحی نازل ہوئی ہے۔

انت منی بمنزلة اولادی . تو میرے لیے میری اولاد کے درجہ میں ہے (تذکرہ صفحہ ۳۲۵، ۳۲۶ طبع چہارم)

یا شمس یا قمر انت منی و انا منک. اے سورج اے چاند تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں (تذکرہ ۵۴۱، طبع چہارم)

انت منی بمنزلة ولدی. تو میرے لیے میرے بیٹے کے درجہ میں ہے (تذکرہ ۴۴۲، طبع چہارم)

انت من ماء نا وهم من فشل. تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ لوگ بزدلی سے (تذکرہ ۱۶۴، ۳۰۹ طبع چہارم)

۳۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ کوئی انسان خدا نہیں بن سکتا۔ نہ حقیقت میں نہ ہی کشف میں دیکھا کہ میں خدا ہوں

اور یقین کرلیا کہ وہی ہوں۔ (روحانی خزائن جلد۱۳،صفحہ۱۰۳)

اپنے بیٹے کے متعلق کہا کہ وہ پیدا ہوگا گویا خدا آسمان سے اترے گا۔ (روحانی خزائن جلد۳،صفحہ۱۸۰)

مسلمانوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ سے غلطی صادر نہیں ہوسکتی لیکن مرزا کے نزدیک ایسا ممکن ہے۔ (روحانی خزائن جلد۲۲،صفحہ۱۰۶)

مسلمانوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ نماز پڑھنے، روزہ رکھنے، جاگنے، سونے کی کیفیات سے پاک ہے لیکن مرزا کے نزدیک اللہ تعالیٰ پر یہ کیفیات طاری ہوتی ہیں۔ (روحانی خزائن جلد۲۲،صفحہ۱۰۷)

مسلمانوں کے نزدیک یہ صرف اللہ جل شانہ کی شان ہے کہ وہ جس کام کا ارادہ کرتے ہیں وہ فوراً واقع ہوجاتا ہے لیکن مرزا کہتا ہے کہ یہ میری شان ہے۔ (روحانی خزائن جلد۲۲،صفحہ۱۰۸)

۴۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ کسی بھی نبی کی توہین کرنا کفر ہے۔ مرزا قادیانی نے انبیاء کرام کا نام لے لے کر توہین کی۔ چنانچہ لکھا: (طوالت کی وجہ سے عبارتیں چھوڑ دی گئی ہیں)

آدم علیہ السلام کی توہین	(روحانی خزائن جلد۱۶،صفحہ۳۱۲)
یوسف علیہ السلام سے افضل	(روحانی خزائن جلد۲۱،صفحہ۹۹)
ابراہیم علیہ السلام ہونے کا دعویٰ	(روحانی خزائن جلد۱۷،صفحہ۴۲۰)
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توہین	(روحانی خزائن جلد۹،صفحہ۳۵۳)
حضرت نوح علیہ السلام کی توہین	(روحانی خزائن جلد۲۲،صفحہ۵۷۵)
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین	(روحانی خزائی جلد۲۲،صفحہ۱۵۲)
تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر بہتان	(روحانی خزائی جلد۱۷،صفحہ۴۴۲)

نوٹ: مرزا نے روحانی خزائن جلد۱۱،صفحہ ۲۸۹، ۲۹۰، اور جلد صفحہ ۱۹،صفحہ ۱۷، ۴۳۴، ۴۳۵، جلد ۱۸،صفحہ ۲۳۳ پر بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی ہے۔

۵۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء کرام معصوم ہیں، مرزا قادیانی نہ صرف کہ انبیاء کرام کو معصوم نہیں مانتا بلکہ اس پر نازیبا کاموں کے جو الزام لگائے گئے وہ سب گزشتہ انبیاء کرام کی طرف منسوب کردیے۔ ملاحظہ فرمائیں: روحانی خزائن جلد۱۹،صفحہ۱۱۲، روحانی خزائن جلد۲۲،صفحہ ۵۶۵، ۵۷۵۔

۶۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی اور رسول ہیں۔ آپ بغیر باپ کے محض اللہ کی قدرت سے پیدا ہوئے۔ آپ نے اللہ کے حکم سے بیماروں کو زندہ کرنا، مٹی کے پرندے بنا کر ہوا میں اڑانا، بیمار کو صحت یاب کرانا، مردہ کو زندہ کرنا وغیرہ معجزات دکھائے۔ یہود نے آپ کو سولی دینے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے اللہ تعالیٰ نے یہود کے شر سے آپ کو بچا کر ملائکہ کے ذریعہ آسمانوں پر اٹھالیا قربِ قیامت میں آپ زمین پر نازل ہوں گے، دجال اور یاجوج ماجوج کا خاتمہ کریں گے۔ کچھ عرصہ بعد آپ علیہ السلام کا انتقال ہوگا اور روضۂ پاک میں جہاں چوتھی قبر کی جگہ خالی ہے دفن کیے جائیں گے۔ ان عقائد کے برعکس مرزا قادیانی نے لکھا:

حضرت عیسیٰ کے باپ کا نام یوسف تھا۔　(روحانی خزائن جلد ۳، صفحہ ۲۵۴، ۲۵۵)

حضرت عیسیٰ کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔　(روحانی خزائن جلد ۱۹، صفحہ ۱۸)

حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔　(روحانی خزائن جلد ۱۱، صفحہ ۲۹۰)

پرندوں کا پرواز کرنا قرآن سے ثابت نہیں۔　(روحانی خزائن جلد ۳، صفحہ ۲۵۶، ۲۵۷)

عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور سری نگر مقبوضہ کشمیر میں ان کی قبر ہے۔ (روحانی خزائن جلد ۱۴، صفحہ ۴۳۳)

۷۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام پاک دامن تھیں، بہت نیک عورت تھیں قرآن مجید نے صدیقہ کہہ کران کی پاک دامنی بیان کی ہے۔ وہ محض قدرت الٰہیہ سے حاملہ ہوئی تھیں۔ کسی مرد نے انہیں ہاتھ تک نہ لگایا تھا۔

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ حضرت مریم نے (معاذ اللہ) بوجہ حمل نکاح کیا۔ (روحانی خزائن جلد ۱۹، صفحہ ۱۷، ۱۸)

ان کے چار بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔ (روحانی خزائن جلد ۲۰، صفحہ ۳۵۵، ۳۵۶)

۸۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر مرتبہ میں کوئی نہیں پہنچ سکتا جب کہ مرزا قادیانی نے لکھا: خدا نے میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے۔ (روحانی خزائن جلد ۱۸، صفحہ ۲۰۷)

میں بعینہ محمد رسول اللہ ہوں ان میں اور مجھ میں کوئی فرق نہیں۔ (روحانی خزائن جلد ۱۶، صفحہ ۲۵۸، ۲۵۹)

۹۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب مخلوقات سے شان میں اعلیٰ ہیں۔ کوئی انسان کوئی نبی آپ کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا چہ جائیکہ وہ افضل ہو۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ کہ میرے زمانہ میں دین کی فتح حضور علیہ السلام کی فتح سے بڑھ کر ہے۔ (روحانی خزائن جلد ۱۶، صفحہ ۲۸۸)

میرے زمانہ میں حضور علیہ السلام کی روحانیت مکمل طور پر ظاہر ہوئی۔ (روحانی خزائن جلد ۱۶، صفحہ ۲۷۱، ۲۷۲)

حضور علیہ السلام کے زمانہ میں اسلام پہلی رات کا چاند اور میرے زمانہ میں چودھویں رات کا چاند ہے۔
(روحانی خزائن جلد ۱۶، صفحہ ۲۷۵، ۲۷۶)

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ السلام رحمۃ للعٰلمین ہیں جب کہ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ یہ وحی مجھ پر نازل ہوئی ہے۔ **و ما ارسلناک الا رحمة اللعالمين**. (تذکرہ ۶۳۴ طبع دوم)

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ سورۂ صف میں احمد نام کے ایک عظیم الشان رسول آنے کی جو بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی اس کا مصداق حضور علیہ الصلاۃ والسلام ہیں۔ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ اس بشارت کا میں مصداق ہوں۔ (روحانی خزائن جلد ۱۷، صفحہ ۴۲۱)

۱۰۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ السلام آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نیا نبی اور رسول نہیں آئے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو تشریف لانا ہے تو وہ نبی ہونے کی حیثیت سے نہیں بلکہ وہ امت محمدیہ کا ایک فرد اور قائدین بن کر دین اسلام کو زندہ کریں گے۔ اس کے برعکس مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت و رسالت کا کیا۔ ملاحظہ فرمائیں:

(روحانی خزائن جلد ۱۷، صفحہ ۴۳۵۔ جلد ۱۹، صفحہ ۱۱۳، جلد ۳، صفحہ ۲۰، جلد ۲۲، صفحہ ۴۱۱، ۵۰۳)

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ امام مہدی اور عیسیٰ علیہ السلام الگ الگ شخصیات ہیں لیکن مرزا قادیانی کہتا ہے کہ ایک ہی شخصیت کے دو نام ہیں۔

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ زمین کا کوئی حصہ عظمت اور شان میں حرمین شریفین کے برابر نہیں ہے جب کہ مرزا قادیانی کہتا ہے: زمین قادیاں اب محترم ہے۔ ہجوم خلق سے ارض حرم ہے۔ (درثمین صفحہ ۵۲، اردو کامل مطبوعہ انجمن احمدیہ) اشاعت اسلام لاہور۔

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حج کی سعادت حاصل کرنے کے لیے حرمین شریفین کی زیارت ضروری ہے۔ منیٰ مزدلفہ اور عرفات میں جانا ضروری ہے لیکن مرزا قادیانی کہتا ہے کہ قادیان آنے کا ثواب نفلی حج سے زیادہ ہے۔ (روحانی خزائن جلد ۵، صفحہ ۳۵۲)

مسلمان کہتے ہیں کہ مسجد اقصیٰ بیت المقدس (یروشلم) میں واقع ہے اور سورۂ بنی اسرائیل کی پہلی آیت میں اسی مسجد کا ذکر ہے۔ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان ذکر ہے۔ (روحانی خزائن جلد ۱۶، صفحہ ۱۲)

مسلمان کہتے ہیں کہ حرمین شریفین فیوض و برکات کا سرچشمہ ہیں۔ مرزا بشیر الدین محمود کہتا ہے خدا تعالیٰ کے جو فیوض اور برکات یہاں نازل ہوئے اور کسی جگہ نہیں۔ (انوار خلافت، صفحہ ۱۱۷)

نیز کہا کہ مکہ اور مدینہ کا چھاتیوں سے دودھ خشک ہو چکا ہے۔ (العیاذ باللہ) (حقیقت الرؤیا، صفحہ ۴۶، از مرزا بشیر الدین محمود)

مسلمان کہتے ہیں کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کے نواسے حضرت علی رضی اللہ کے صاحبزادے اور صحابی رسول ہیں۔ کوئی غیر صحابی ان کے مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتا جب کہ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔ (روحانی خزائن جلد ۱۸، صفحہ ۲۳۳)

سو حسین رضی اللہ عنہ ہر وقت میرے گریبان میں ہیں۔ (روحانی خزائن جلد ۱۸، صفحہ ۴۷۷)

مسلمان کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین کرنے والا لعنتی ہے۔

مرزا قادیانی نے جی بھر کر صحابہ کی توہین کی ہے مثلاً:

حضرت ابوہریرہؓ کی توہین　　(روحانی خزائن جلد ۲۱، صفحہ ۴۱۰)

حضرت ابن مسعودؓ کی توہین　　(روحانی خزائن جلد ۳، صفحہ ۴۲۲)

مسلمان کہتے ہیں حضور علیہ السلام کے علاوہ کسی اور شخص پر ایمان لانے سے صحابیت کا درجہ حاصل نہیں ہو سکتا لیکن مرزا قادیانی خود پر ایمان لانے والوں کو صحابی کہتا ہے۔ (روحانی خزائن جلد ۱۶، صفحہ ۲۵۸، ۲۵۹)

میں خدا کی طرف سے حکم ہوں اور حکم شخص احادیث کو قبول یا رد کر سکتا ہے۔ (روحانی خزائن جدل ۱۷، صفحہ ۵۱، ۴۰۱)

مسلمان کہتے ہیں کہ وحی اور نبوت کا سلسلہ بند ہونا دین اسلام کا کمال اور خوبصورتی ہے۔ اس عقیدہ پر مرزا قادیانی سیخ پا ہوتے ہوئے لکھتا ہے:

ایسا دین لعنتی اور قابل نفرت ہے۔　　(روحانی خزائن جلد ۲۱، صفحہ ۳۰۶)

ایسا دین مردہ ہے۔　　(مغلظات جلد دہم، صفحہ ۱۲۷)

یہ شیطانی مذہب ہے۔　　　　(روحانی خزائن جلد۲۱،صفحہ۳۵۴)

مسلمان کہتے ہیں کہ نجات کا دارومدار حضور علیہ السلام کی نبوت پر ایمان لانے اور پیروی کرنے میں ہے مرزا قادیانی کہتا ہے کہ نجات مجھ پر ایمان لانے اور میری پیروی کرنے میں ہے۔(روحانی خزائن جدل ۱۷،صفحہ۴۲۱،۴۳۵)

خلاصۂ کلام:

مرزا بشیر الدین محمود نے کہا:

''حضرت مسیح موعود کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں آپ نے فرمایا غلط ہے کہ دوسرے لوگوں (یعنی مسلمانوں) سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ کی ذات، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ غرضیکہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔'' (روزنامہ الفضل قادیان، مؤرخہ ۳۰؍جولائی ۱۹۳۱ء)

کیا ان حقائق کے ہوتے ہوئے قادیانیوں کا یہ کہنا درست ہوسکتا ہے کہ ہم مسلمانوں کا ایک فرقہ ہیں؟ خود فیصلہ کرلیں۔

قادیانیوں کا پانچواں مغالطہ اور اس کا جواب:

قادیانی یہ مغالطہ دیتے ہیں کہ ۱۹۷۴ء میں پاکستانی پارلیمنٹ نے انہیں غیر مسلم قرار دیا جب کہ اس پارلیمنٹ کے بہت سے ارکان بدعنوانی اور اخلاقی جرائم میں ملوث تھے نیز وہ عالم دین اور مفتی بھی نہ تھے، دنیا دار تھے، کیا ایسے لوگوں کی رائے معتبر ہوسکتی ہے۔ اس مغالطہ کی حقیقت یہ ہے کہ:

(الف)　یہ کس نے کہا کہ پاکستانی قوم نے ارکان پارلیمنٹ سے فتویٰ طلب کیا تھا؟ ایسا کہنا بدترین دجل ہے۔ امت مسلمہ کا فتویٰ اور مطالبہ تھا۔ پارلیمنٹ نے جائزہ لے کر توثیق کی۔

(ب)　سب ارکان پارلیمنٹ اگرچہ عالم نہ تھے لیکن ان کی رہنمائی کے لیے پارلیمنٹ میں ہی نامور علما اور دانشور موجود تھے مثلاً مولانا مفتی محمودؒ، مولانا عبدالحقؒ اکوڑہ خٹک، مولانا غوث ہزارویؒ، مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا علی رضوی، مولانا ظفر احمد انصاریؒ، پروفیسر غفور احمد، مولانا صدرالشہید، مولانا نعمت اللہ، مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری، ان حضرات کے علاوہ اٹارنی جنرل آف پاکستان یحیٰ بختیار مرحوم قادیانی رہنماؤں مرزا ناصر احمد اور مولوی صدرالدین پر تقریباً چودہ دن جرح کرتے رہے۔ انہیں بحث مباحثہ کی کھلی آزادی دی گئی۔ جب وہ اپنا مسلمان ہونا ثابت نہ کرسکے تو ارکان پارلیمنٹ نے قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کی توثیق کردی۔ خلاصہ یہ کہ ارکان پارلیمنٹ نے کوئی فتویٰ نہیں دیا بلکہ قادیانی رہنماؤں کا اٹارنی جنرل آف پاکستان کے ساتھ مباحثہ دیکھا، جب قادیانی کفران پر آشکارا ہوا تو انہوں نے علما کے فتویٰ کو قانونی صورت دے کر مسلمانوں کا دیرینہ مطالبہ تسلیم کرلیا۔

مرزا طاہر نے ارکان پارلیمنٹ کی کردار کشی کرتے ہوئے نہایت مبالغہ اور مکاری سے کام لیتے ہوئے کہا کہ اس کردار کے لوگوں نے ہمیں غیر مسلم قرار دیا تھا۔ حالانکہ

۱۔　قادیانیوں کو صرف پاکستانی پارلیمنٹ نے ہی غیر مسلم قرار نہیں دیا کہ ان کے کردار پر الزامات عائد کرکے دنیا کو دھوکہ دیا جائے۔ انہیں بین الاقوامی حکومتوں، عدالتوں اور فورموں نے غیر مسلم قرار دیا۔ مثلاً:

ماریشس سپریم عدالت	۱۹؍نومبر ۱۹۲۷ء	مفتی اعظم شام	۱۵؍اکتوبر ۱۹۵۷ء

رابطہ عالم اسلامی	اپریل ۱۹۷۴ء	حکومت گیمبیا	۱۹؍دسمبر ۱۹۹۷ء
جنوبی افریقہ	۱۹۸۲ء	ملائیشیا	نومبر ۱۹۸۲ء

قادیانیوں کو پاکستانی عدالتوں نے بھی غیر مسلم قرار دیا۔

محمد اکبر خان، جج بہاولپور	۱۹۳۵ء	سینئر سول جج، راولپنڈی	۲۵؍مارچ ۱۹۵۴ء
ڈسٹرکٹ جج، راولپنڈی	۳؍جون ۱۹۵۵ء	سول جج، جیمس آباد سندھ	۱۳؍جولائی ۱۹۷۰ء
ملک احمد خان کمشنر، بہاولپور	۱۹۷۲ء	سول جج، رحیم یار خان	۱۹۷۲ء
آزاد کشمیر اسمبلی	۲۸؍اپریل ۱۹۷۳ء	سرحد اسمبلی	۱۹؍جون ۱۹۷۴ء
قومی اسمبلی پاکستان	۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء	فیصلہ لاہور ہائی کورٹ	۱۲؍نومبر ۱۹۷۶ء
سول جج، ڈسکہ	۱۱؍اکتوبر ۱۹۸۷ء	کوئٹہ ہائی کورٹ	۱۹۸۷ء
وفاقی شرعی عدالت	اگست ۱۹۸۴ء	لاہور ہائی کورٹ	ستمبر ۱۹۹۱ء
سپریم کورٹ آف پاکستان	۱۹۹۳ء		

ان جج صاحبان میں شاید ہی کوئی مولوی ہو۔

قادیانیوں کا چھٹا مغالطہ اور اس کا جواب:

قادیانی دنیا بھر میں یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ ہم مظلوم ہیں۔ ہمیں پاکستان میں اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے، کتابیں چھاپنے اور عوامی جلسے کرنے سے روکا جاتا ہے جو کہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے یہ قادیانی پروپیگنڈہ اتنے تواتر سے کیا جارہا کہ کہ اس کے زیر اثر امریکہ و یورپ کی طرف سے حکومت پاکستان کڑی تنقید کا نشانہ بنی رہتی ہے۔

اس مغالطہ کا جواب یہ ہے کہ قادیانیوں کا یہ کہنا کہ ہم مظلوم ہیں ''الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے'' کا مصداق ہے۔ اگر ایک شخص ایک نام کو اپنے لیے خاص کر لیتا ہے، ایک کمپنی بنا کر اسے رجسٹرڈ کرا لیتا ہے تو دنیا کا کوئی قانون اجازت نہیں دیتا کہ کوئی دوسرا شخص اسی نام سے کمپنی بنا کر کاروبار کرے۔ اگر کرے گا تو اس کے خلاف قانونی کارروائی ہوگی۔ امریکہ و یورپ کی خاصی روشن خیالی کے باوجود وہ اس بات کی اجازت ہرگز نہیں دیتے کہ کوئی شخص خود امریکی صدر برطانیہ یا فرانس کا وزیر اعظم ظاہر کرے۔ ایسا کرنے والوں کے نزدیک گردن زنی کی جاتی ہے۔

بالکل یہی صورت حال مسلمانوں کو درپیش ہے کہ دین اسلام ایک زندہ مذہب ہے چودہ سو سال سے چلا آرہا ہے اور قیامت تک باقی رہے گا۔ مسلمان کسی شخص یا گروہ کو کیسے اجازت دے سکتے ہیں کہ وہ غیر مسلم ہونے کے باوجود اسلامی اصطلاحات اللہ تعالیٰ، نبی، رسول، بیت اللہ، مسجد اقصیٰ، قرآن مجید، وحی، الہام، صحابہؓ وغیرہ کا استعمال کریں اور مسلمانوں کی طرح طرز عبادت قائم کریں۔ اگر کوئی غیر مسلم گروہ ان اصطلاحات کو استعمال کرتا ہے تو حق تلفی مسلمانوں کی ہوتی ہے نہ کہ اس گروہ کی۔

بعینہٖ یہ معاملہ مسلم قادیانی کشمکش کا ہے کہ وہ تمام اسلامی اصطلاحات بے دھڑک استعمال کرتے ہیں۔ مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ اور اس کے ماننے والوں کو صحابی اور نہ ماننے والوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔ یوں وہ مسلم اصطلاحات استعمال کر کے مسلمان

امت کی دل آزاری اوران کی حق تلفی کرتے ہیں اور جب انہیں ایسا کرنے سے روکا جائے تو اپنی حق تلفی اور مظلومیت کا رونا روتے ہیں۔

کیا کسی یہودی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ عیسائی اصطلاحات استعمال کرے کیا کوئی عیسائی یہودی اصطلاحات استعمال کرسکتا ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟ اس بارے میں امریکہ و یورپ کی رواداری اور روشن خیالی کیا کہتی ہے؟ اگر یہودیت وعیسائیت کو اپنی اصطلاحات کے غلط استعمال سے روکنے کا حق حاصل ہے تو مسلم امہ کو کیوں نہیں؟

ایں گناہ ہیست کہ در شہر شما نیز کنند

مسلمان تو مظلوم ہیں کہ قادیانی ان کی مخصوص اصطلاحات کو سینہ زوری سے استعمال کرتے ہیں کسی طور پر باز نہیں آتے اور الٹا بدنام بھی انہیں کیا جاتا ہے۔

پاکستان میں اور اقلیتیں بھی آباد ہیں یہودی، عیسائی، ہندو سکھ وغیرہ سب رہتے ہیں انہیں غیر مسلم ہونے پر فخر ہے۔ ان اقلیتوں نے کبھی بھی اسلامی اصطلاحات استعمال نہیں کیں۔ اپنے کسی مذہبی رہنما کو محمد رسول اللہ کا نام نہیں دیا۔ نتیجہ ان اقلیتوں کے ساتھ کوئی کشمکش اس نوعیت کی نہیں ہے جو کہ قادیانیوں کے ساتھ ہے۔ اگر قادیانی اپنے طریقۂ واردات بدل لیں۔ مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ کہنا اور لکھنا اس کی نبوت کو اسلام کہہ کر اس کی طرف لوگوں کو بلانا چھوڑ دیں تو سو فیصد یقین سے کہتا ہوں کہ کوئی مسلمان ان کی طرف انگلی بھی نہ اٹھائے گا۔

قادیانیوں کا ساتواں مغالطہ اور اس کا جواب:

قادیانیوں کا ایک مغالطہ یہ بھی ہے کہ مولوی ہماری کتابوں کے حوالے سیاق وسباق کے بغیر دیتے ہیں اور ہماری طرف وہ عقائد منسوب کرتے ہیں جو کہ درحقیقت ہمارے نہیں ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ قادیانیوں نے روحانی خزائن اور انوار العلوم کے نام کتابوں کے مجموعے چند سالوں سے شائع کرنے شروع کیے ہیں اس سے پہلے وہ مرزا قادیانی اور مرزا محمود کی کتابیں الگ الگ شائع کرتے تھے ہر کتاب الگ چھپتی تھی تو اس کے ہر ایڈیشن میں صفحات بدل جاتے تھے۔ اب جس عالم کے پاس جو کتاب ہوتی تھی وہ اس کا صفحہ بتاتا تھا۔

قادیانی کسی دوسرے ایڈیشن کا حوالہ مسلمانوں کو دکھاتے تھے کہ تمہارے فلاں عالم نے مثلاً حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۰، کا حوالہ دیا ہے اور اس کتاب میں یہ حوالہ نہیں ہے۔ عام مسلمانوں کو مرزائی کتب پر عبور کہاں کہ وہ ان کی دھوکہ دہی بھانپ سکیں نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ وہ قادیانی جال میں پھنس کر قادیانی بن جاتے تھے۔ قادیانیوں نے جب سے روحانی خزائن کے نام سے قادیانی کی کتابیں ۲۳ جلدوں میں شائع کی ہیں علما کا کام بے حد آسان ہوگیا ہے۔ روحانی خزائن عام دستیاب ہے۔ ہمارے فاضل دوست محمد متین خالد نے ''ثبوت حاضر ہیں'' کے نام سے قادیانی عقائد کی عکسی شہادتیں شائع کردی ہیں۔ اگر مذکورہ قادیانی عقائد ان کی طرف غلط منسوب کیے گئے ہیں تو وہ جرات کریں اور جوابی کتاب لکھیں ''ثبوت حاضر نہیں ہیں'' اس میں متین خالد صاحب کی کتاب یا پروفیسر محمد الیاس برنی مرحوم کی شہرہ آفاق کتاب ''قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ'' کو بنیاد بنا کر جواب لکھ دیں کہ برنی صاحب نے فلاں کتاب کا حوالہ دیا ہے اور یہ اس کتاب کا عکس ہے اس میں حوالہ موجود نہیں

ہے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو اس کا مطلب ہے کہ قادیانیوں کو اپنے جھوٹے ہونے کا سو فیصد یقین ہے اور وہ صرف ظاہر داری نبھا رہے ہیں اور دکانداری چمکا رہے ہیں۔ میں انہیں نصیحت کرتا ہوں۔ **فان لم تفعلوا و لن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودها الناس والحجارۃ.**

قادیانیوں کا آٹھواں مغالطہ اور اس کا جواب:

قادیانی جب مسلمانوں کو دلائل کے ساتھ مرزا قادیانی کی نبوت پر قائل نہیں کر سکتے تو آخری حیلہ یہ کرتے ہیں کہ استخارہ کر لو کہ مرزا قادیانی نبی ہے یا نہیں۔ ہمارے دین سے ناواقف مسلمان بھائی واقعۃً استخارہ کرنے بیٹھ جاتے ہیں۔ چونکہ خوابوں پر شیطانی اثرات ایک طے شدہ حقیقت ہے اس لیے اگر خواب میں شیطانی آمیزش ہوگئی تو فوراً مرزائی بن جاتے ہیں ان بے چاروں کو علم نہیں ہوتا کہ طے شدہ دینی امور اور عقائد میں استخارہ کرنا جائز نہیں ہے۔ کیا کبھی کسی نے استخارہ کیا کہ

۱۔ اللہ تعالیٰ اکیلا ہی موجود ہے یا دو؟

۲۔ بزرگ ملائکہ چار ہیں یا پانچ؟

۳۔ عذاب قبر برحق ہے یا نہیں؟

۴۔ قیامت قائم ہوگی یا نہیں؟ وغیرہ

۵۔ میں آدم کی اولاد ہوں کہ نہیں میں اپنے باپ کی اولاد ہوں کہ نہیں؟

جس طرح ان امور کے متعلق استخارہ کرنا جائز نہیں بلکہ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے جو کچھ ثابت ہے ان سب امور پر ایمان لانا فرض ہے۔ اس طرح قادیانیوں کے کہنے پر یہ استخارہ کرنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں یا نہیں۔ مرزا قادیانی نبی ہے یا نہیں؟ گمراہی اور حماقت ہے۔

ثانیاً: استخارہ ہمیشہ ان کاموں کے متعلق ہوتا ہے جن کے دو پہلو ہوں۔ استخارہ کے ذریعہ یہ معلوم کیا جاتا ہے کہ کون سا پہلو بہتر ہے؟ اور جو بھی غیبی اشارہ ہو اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ مرزا قادیانی کے نبی ہونے یا نہ ہونے کا استخارہ تو تب ہو سکتا ہے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا معاذ اللہ مشکوک ہو۔ ایک مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت اور آپ کے آخری نبی ہونے کا سو فیصد اعتقاد رکھتا ہے تو مرزا کے متعلق استخارہ کیسا؟

قادیانیوں کا نواں مغالطہ اور اس کا جواب:

قادیانی علماکرام کے متعلق پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ ان میں شیعہ سنی، بریلوی دیوبندی، مقلد غیر مقلد وغیرہ اختلافات موجود ہیں اور ہر ایک مسلک کے مفتی دوسرے مسلک والوں کو گمراہ اور کافر کہتا ہے۔ ہمیں بھی یہ لوگ کافر کہتے ہیں جو کہ اسی قبیلہ سے ہے، اس پروپیگنڈہ کا جواب یہ ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ بعض متعصب افراد ہر طبقہ کے اس کام میں مصروف رہتے ہیں لیکن ہر مسلک کا معتدل مزاج طبقہ ان پر حاوی ہے۔ اور مختلف قومی مسائل پر تمام مسالک کے علما ہمیشہ متحد رہے ہیں۔ مثلاً

۱۔ قراردادمقاصد

۲۔ علما کے تیس نکات

۳۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے ذریعہ اسلامی قوانین کی تدوین

۴۔ قادیانیوں کا کفر

ان سب امور میں تمام مسالک کے علما تعصّبات وتحفظات بالائے طاق رکھتے ہوئے شریک رہے ہیں۔تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور متحدہ کونسل بھی اس کی نمایاں مثالیں ہیں۔تحریکات ختم نبوت ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء اور ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا مسئلہ اور عقیدہ ختم نبوت پر مکمل اتفاق امور مشترکہ میں سے ہیں۔

ہمارے علما اور ماہرین قانون ملکی عدالتوں میں تفصیلی بحث کر کے یہ ثابت کر چکے ہیں کہ قادیانیوں کو کافر کہنا، فرقہ وارانہ اختلافات کا نتیجہ نہیں بلکہ قادیانیوں کے کفر کی ٹھوس وجوہات ہیں۔اصل بات یہ ہے کہ علما کرام کا اتحاد قادیانیوں کو کانٹے کی طرح چبھتا ہے۔مرزا قادیانی بھی یہ اتحاد برداشت نہ کر سکا اور تمام علما ومشائخ کو گالیاں دے کر دل کے پھپھولے چھوڑتا رہا اس کے پوتے مرزا طاہر نے بھی اس مشن کو خاصا آگے بڑھایا۔چنانچہ قادیانی علما کرام کے خلاف زبانی اور عملی طور پر محاذ آرائی کرتے رہتے ہیں۔

قادیانیوں کا دسواں مغالطہ اور اس کا جواب:

قادیانیوں کا دسواں مغالطہ قولاً نہیں بلکہ عملاً ہے وہ یہ کہ اپنی میٹھی زبان سے مسلمانوں کو بڑا متاثر کرتے ہیں حتیٰ کہ بے شمار دیہاتی اور کچھ شہری مسلمان ان کے اخلاق کے بڑے گن گاتے ہیں۔

قادیانیوں کے حسن اخلاق کی حقیقت جاننے کے لیے چند امور پیش نظر رکھیں۔

۱۔ مرزا قادیانی بہت بڑا بدزبان تھا، اس کی بدزبانی کے چند نمونے ملاحظہ فرمائیں:

(الف) ہمارے دشمن خنزیر ہیں اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ کر ہیں۔(روحانی خزائن جلد ۱۴، صفحہ ۵۳)

(ب) مولانا سعد اللہ لدھیانوی کو درج ذیل القاب دیے۔کمینہ، فاسق، شیطان ملعون، سفیہوں کا نطفہ، بدگو، خبیث، مفسد، منحوس خبیث، جھوٹ کو ملمع کر کے دکھانے والا۔(روحانی خزائن جلد ۲۲، صفحہ ۴۴۵، ۴۴۶)

(ج) مخالفین کے متعلق لکھا مگر کیا یہ لوگ قسم کھالیں گے ہرگز نہیں کیونکہ جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں۔(روحانی خزائن جلد ۱۱، صفحہ ۳۰۹)

(د) مولانا محمد حسین بٹالوی کو فرعون اور مولانا سعد اللہ لدھیانوی کو ہامان کا لقب دیا۔(روحانی خزائن جلد ۱۱، صفحہ ۳۴۱)

(ر) مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے متعلق لکھا اندھا شیطان، دیو گمراہ، بدبخت، ملعون۔(روحانی خزائن جلد ۱۱، صفحہ ۲۵۲)

ایسے شخص کو نبی ماننے والے کس طرح حسن اخلاق کے مالک ہو سکتے ہیں؟

۲۔ قادیانیوں کا اخلاق صرف دکھاوے کا اور مسلمانوں کو پھنسانے کے لیے ہوتا ہے اور جہاں مسلمانوں کے گمراہ

ہونے کی امید نہ ہو وہاں یہ اخلاق بھی غائب ہو جاتے ہیں۔ خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی اپنی تقریروں میں قادیانی اخلاق کی یہ مثال دیتے تھے کہ جس طرح قصائی جانور خریدتا ہے اس کو کھلا پلا کر خوب موٹا تازہ کرتا ہے اور آخر کار اس کے گلے پر چھری چلا دیتا ہے۔ اسی طرح قادیانی بھی اپنے حسن اخلاق سے مسلمانوں کو پھنساتے ہیں اور جب وہ پھنس جاتے ہیں تو اس کے ایمان پر چھری چلا دیتے ہیں۔ مرزائیوں کا مسلمانوں سے تعلقات قائم کرنا صرف اور صرف ان کو گمراہ کرنے کے لیے ہوتا ہے۔ جیسا کہ قادیانیوں کے چوتھے سربراہ نے لندن سے یہ حکم نامہ جاری کیا تھا کہ ''ہر احمدی کے لیے لازم ہے کہ وہ سال میں کم از کم ایک مسلمان کو احمدی بنائے'' چنانچہ قادیانی اپنے سربراہ کے حکم کی تعمیل کے لیے سب کچھ کرتے ہیں۔

قادیانیوں کا گیارھواں مغالطہ اور اس کا جواب:

قادیانیوں کے نماز، روزے سے ایک زبردست مغالطہ مسلمانوں میں پیدا ہوتا ہے، کہ ہماری طرح نماز روزہ کے پابند ہیں، اذانیں دیتے ہیں، مسجدیں بناتے ہیں، قرآن پڑھتے ہیں وہ کس طرح کافر ہو سکتے ہیں؟ یہ مغالطہ بھی دین اسلام کی تعلیمات سے بھی ناواقفی کا نتیجہ ہے۔

اگر ایمان و کفر کے متعلق ایک اصول ذہن میں رکھ لیا جائے تو اس مغالطہ سے دوچار ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، وہ اصول یہ ہے کہ ایمان کے معتبر ہونے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ہر حکم کو مانا جائے، اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے سامنے کسی کو ٹال مٹول کرنے کی اجازت نہیں ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔

و ما کان لمو من ولا مومنة اذا قضی الله ورسوله امرا ان یکون لهم الخیرة من امرهم و من یعص الله ورسول فقد ضل ضللا مبینا . اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کوئی امر مقرر کریں تو وہ اس کے کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں اور جو ئی کوئی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرے وہ صریح گمراہ ہو گیا۔ (الاحزاب ۳۶)

اس مضمون کو النساء ۲۵ اور ۱۱۵، میں بیان کیا گیا ہے غرضیکہ دین اسلام کے تمام احکام کو تسلیم کیے بغیر دعویٰ ایمان معتبر نہیں ہو سکتا لیکن کافر ہونے کے لیے تمام احکامات کا انکار کرنا ضروری نہیں اگر کوئی شخص تمام دینی احکام کا منکر ہے تو وہ بھی کافر ہے اگر کوئی شخص تمام احکام کا قائل ہے اور صرف ایک عقیدہ کا منکر ہے تو وہ بھی کافر ہے۔

تاریخی اعتبار سے جائزہ لیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بعض عرب قبائل صرف زکوۃ کے منکر تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان کو کافر گردانا اور لشکر کشی کر کے ان کا قلع قمع کیا۔ اس دور کے مدعیان نبوت تمام دینی احکام کے منکر نہ تھے۔ مرزائیوں کی طرح وہ نماز پڑھتے تھے، روزے رکھتے تھے، اذانیں دیتے تھے ان کا قصور صرف یہ تھا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اجرائے نبوت

کے قائل تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی قرار نہ دیتے تھے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک خاصی تعداد ان مدعیان نبوت کے خاتمہ کے لیے قربان کر دی اور دین اسلام کی حفاظت کی۔ اس لیے مرزائیوں کی اذانوں اور عبادت سے متاثر ہونے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ان کے دام ہم رنگ زمین سے خود بچنے اور دوسروں کو بچانے کی ضرورت ہے۔ مرزائی چونکہ ختم نبوت اور رفع نزول عیسیٰ علیہ السلام پر دلالت کرنے والی تمام آیات اور متواتر حدیثوں کے منکر ہیں اس لیے ان کی عبادات ضائع ہیں۔ مرزائی شراب کو پانی سمجھ کر کفر کے لق ودق صحرا میں سفر کر رہے ہیں اس لیے وہ راہ راست اور ہدایت نہیں پا سکتے سوائے اس کے کہ وہ سچے دل سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آ جائیں اور مرزائیت کو چھوڑ دیں۔

☆☆☆

اَلتَّاجِرُ الصُّدُوقُ الْاَمِین مَعَ النَّبِیِّینَ وَالصِّدِّیقِینَ وَالشُّهَدَاء (جامع ترمذی، ابواب البیوع)

سچے اور امانت دار تاجر کا حشر انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا (الحدیث)

فلک الیکٹرک سٹور

ہمارے ہاں سامان وائرنگ ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہے

گری گنج بازار، بہاول پور　پروپرائٹر　فلک شیر 0312-6831122

مدرسہ معمورہ میں درجہ مشکوٰۃ شریف کا اجراء

ان شاء اللہ آئندہ تعلیمی سال شوال ۱۴۳۲ھ مدرسہ معمورہ ملتان میں حدیث شریف کے اسباق شروع کیے جا رہے ہیں اور درجہ مشکوٰۃ کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ علما، طلبا اور احبابِ احرار سے درخواست ہے کہ کامیابی کے لیے خصوصی دعائیں فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ سعادت عطا فرما دیں کہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور درود شریف کی صدائیں ہمارے مدرسہ میں مسلسل بلند ہوتی رہیں۔ نیز رزّاق مطلق جل شانہٗ اپنے خزانۂ غیب سے مدارس دینیہ کی مدد فرمائیں۔ (آمین)　ناظم مدرسہ معمورہ